Presented by: https//jafrilibrary.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

آموزشِ احکامِ بانوان

سادہ زبان میں

حیض۔اِستحاضہ۔نفاس۔غسل۔تیمّم

بمطابق فتاوی

حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید علی حسینی سیستانی دامت برکاتہ

مترجم

ثقۃ الاسلام سید تابش جاوید رضوی

ناشر

ناصرانِ امام مہدی (ع)

Presented by: https//jafrilibrary.com

Presented by: https//jafrilibrary.com

جملہ حقوق بحق مترجم محفوظ ہیں۔

نام کتاب.. آموزشِ احکامِ بانوان

بمطابق فتاوی .... حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید علی حسینی سیستانی دامت برکاتہ

مولف..احمد اشکوری

مترجم .... ثقۃ الاسلام سید تابش جاوید رضوی

پروف ریڈنگ .... ثقۃ الاسلام سید تابش جاوید رضوی

طبع .... اول

سن اشاعت .... ۲۰ جمادی الثانی ۱۴۳۸ھ، ۲۰ مارچ 2017

پیج سیٹنگ...مجاہد حسین حرؔ

ناشر ....ناصرانِ امام مہدی (ع)

For feed back: tabishrizvi2009@gmail.com

Presented by: https//jafrilibrary.com

Presented by: https//jafrilibrary.com

اِنتساب

میں اپنی اِس ناچیز سی کاوش کو سیّدہ نساء العالمین فاطمہ سلام اللہ علیہا سے منسوب کرتا ہوں، کہ جن کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "فَاطِمَةُ بَضعَةٌ مِنِّي، مَنۡ آذَاهَا فَقَدۡ آذَانِيۡ" (فاطمہؑ، میرے وجود ہی کا حصہ ہے، جس نے اُنہیں اذیت پہنچائی، اُس نے درحقیقت مجھے اذیت پہنچائی)۔ وہ عظیم ہستی کہ جس کی پیدائش کے بعد سے خواتین کا مقام فرش سے عرش پر پہنچ گیا اور خواتین کے فخر کے لئے یہی بات کافی ہے کہ خاتون قیامت جیسی شخصیت اُن کی صنف میں سے ہیں جو کہ اِن خواتین کی سیدو سردار بھی ہیں۔ اب خواتین کو بھی چاہیے کہ وہ سیدہ سلام اللہ علیہا کی سیرت پر چلتے ہوئے بہترین ماں، بیٹی، بہن، بیوی اور بہو کا کردار ادا کر کے جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کی جانب سے عطا کردہ فخر کو باقی رکھیں اور سربلند رہیں۔

اللّٰھم صل علی محمّدو اٰل محمّدو عجّل فرجھم والعن اعدائھم اجمعین

Presented by: https//jafrilibrary.com

Presented by: https//jafrilibrary.com

فہرست

اِنتساب ۳
عرضِ مترجم ۵
توجہ ۸
پیش گفتار ۹
حیض کے متعلق گفتگو ۱۳
اِستحاضہ کے متعلق گفتگو ۲۰
نفاس کے متعلق گفتگو ۲۷
غسل کے متعلق گفتگو ۳۱
تیمّم کے متعلق گفتگو ۳۶

Presented by: https//jafrilibrary.com

Presented by: https//jafrilibrary.com

عرضِ مترجم

یہ کتاب" آموزشِ احکامِ بانوان" احمد اشکوری کی تالیف کردہ مختصرترین کتاب ہے جو آیت اللہ العظمٰی سید علی حسینی سیستانی دامت برکاتہ کے فتاویٰ کے مطابق ہے۔ میں نے جب کتاب" آموزشِ احکامِ بانوان" کی جانب توجہ کی تو بہت پسند آئی کیونکہ یہ کتاب سوال و جواب کے طریقے پر تیار کی گئی ہے کہ ایک ماں اپنی تازہ بالغ ہونے والی بیٹی کو خواتین کے اہم احکامات بیان کررہی ہے اور بیٹی بھی سوال کر کے وضاحت طلب کررہی ہے اور ایک دلچسپ کہانی کی طرح اس کو تیار کیا گیا ہے کہ اِس میں بوریت اور اُکتاہٹ محسوس نہیں ہوئی، اِس طرزِتحریر کو دیکھ کر ایک خیال نے جنم لیا کہ کم از کم اِس مختصرترین کتاب کا ترجمہ کردیا جائے، کیونکہ خواتین کے مخصوص احکام کے شرعی مسائل سے اکثر خواتین بہت زیادہ آگہی نہیں رکھتیں ہیں، اِس کی کئی وجوہات ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ خواتین کے یہ مسائل بہت مشکل ہیں اور اِن کے احکام کو سمجھنا مرد حضرات کے لئے تو دُور کی بات، خواتین کے لئے بھی بے حد مشکل ہیں۔ خیر، میں نے ہمت کرکے اللہ کے نام سے اس مختصر کتاب کے ترجمے کا آغاز کیا اور بالآخر کتاب کا ترجمہ اپنی تکمیلی مراحل تک پہنچا۔

میں نے حتی الامکان کوشش کی ہے کہ کتاب" آموزشِ احکامِ بانوان" کا ترجمہ مولف کے دل کی ترجمانی کرے۔ کیونکہ کسی بھی زبان کا ترجمہ کسی دوسری زبان میں کرنے کی مثال ایک بوتل کے عطر کو دوسری بوتل میں منتقل کرنے جیسی ہے کہ لامحالہ کچھ عطر گر جاتا ہے اور مکمل منتقل نہیں ہوپاتا، اِسی طرح ایک زبان کی لطافت دوسری زبان میں منتقل نہیں ہوپاتی اور کیونکہ فارسی اور اردو زبان کے الفاظ اور جملوں کے طریقۂ استعمال میں کافی فرق ہے اس لئے میں نے متن میں جہاں کسی لفظی اضافے کی

Presented by: https//jafrilibrary.com

Presented by: https//jafrilibrary.com

ضرورت محسوس کی، اُس لفظ کو اس طرح کے بریکٹ [ ] میں اِس انداز سے لکھا ہے کہ اگر فقط مولف کی عبارت پڑھنا چاہیں تو بھی جملہ کامل رہے گا اور اگر مولف اور حقیر مترجم کی عبارت کو ایک ساتھ ملا کر پڑھیں تب بھی جملہ کامل رہے گا، اور جہاں اس قسم کے بریکٹ () میں کوئی عبارت ہو تو وہ مولف ہی کی ہوگی۔ وہ عبارت جو اس طرح کے ڈیش ــ ــ کے درمیان ہو تو وہ عبارت بھی مولف کی ہی ہوگی اور اس عبارت کو جملہ معترضہ کہا جاتا ہے جو کہ اس واسطے اصل مطلب کے درمیان شامل کی جاتی ہے کہ یہ اپنے سے پہلے والے کسی لفظ کی وضاحت کرتی ہے، اس عبارت کا جملہ سے کوئی تعلق نہیں ہوتا اور اس کو پڑھے بغیر بھی جملہ مکمل ہو جاتا ہے۔

میں نے جہاں ضروری سمجھا کہ متن کی کسی عبارت کو واضح کروں تو اس کے لئے حاشیہ کا سہارا لے کر وضاحتی حاشیہ نگاری کر دی لیکن اس کتاب میں مولف کے بھی جا بجا حاشیے موجود تھے اور مولف کے حاشیے کا، مترجم کے حاشیے سے مخلوط ہونے کے خطرے کا امکان موجود تھا، اس لئے میں نے جہاں اپنا حاشیہ لکھا تو حاشیہ کے اختتام پر "(از مترجم عفی اللہ عنہ)" کی عبارت لکھ کر واضح کر دیا کہ یہ مترجم کا حاشیہ ہے اور مولف اِس سے بری الذمہ ہیں۔

چونکہ یہ کتاب دفتر آیت اللہ سیستانی دام ظلہ سے شائع نہیں ہوئی ہے، بلکہ احمد اشکوری صاحب کی محنت کا ثمرہ ہے، لہٰذا ترجمے کے ساتھ ساتھ میں نے اپنی شرعی ذمہ داری سمجھا کہ اِن تمام مسائل کو آیت اللہ سیستانی دام ظلہ کی معتبر کتب سے حوالے ساتھ ترجمہ کروں اور یوں بیان کردہ مسائل پر اعتبار بھی قائم ہو جائے اور یہ کتاب قابلِ عمل قرار پائے۔

میں نے یہ کتاب عوام الناس کے لئے ترجمہ کی ہے، اس لئے کوشش یہی کی ہے کہ آسان سے آسان ترجمہ کیا جائے۔ اسی وجہ سے اس کتاب میں جابجا اردو ترجمہ کے ساتھ ساتھ انگلش الفاظ کا سہارا بھی لیا گیا ہے تا کہ مطلب اور زیادہ واضح ہو سکے۔ اِن تمام کوششوں کے باوجود بھی اگر کوئی شخص اِس کتاب میں موجود مسائل کو سمجھنے کے لئے علمائے کرام کی ضرورت محسوس کرے، تو گھبرانے کی کوئی بات نہیں کیونکہ ہمارے مسلک کا نظریہ بھی یہی ہے کہ "فقط کتاب کافی نہیں ہے"۔ یہ بات بھی واضح رہے کہ یہ کتاب "آموزشِ احکامِ بانوان" فارسی زبان سے ترجمہ کی گئی ہے نہ کہ اردو زبان میں تصنیف کی گئی

Presented by: https//jafrilibrary.com

Presented by: https//jafrilibrary.com

ہے، اِس لئے اگر کسی جگہ اتفاقی طور پر کوئی مشکل یا غیر مانوس لفظ آجائے، تو اردو لغت میں اُس کے مطلب کو تلاش کر لیں۔ علمائے کرام اور عوام سے گزارش ہے کہ اگر اِس کتاب کے بارے میں کوئی مفید مشورہ ہو تو ضرور پیش کریں، انشاءاللہ آئندہ اشاعت میں اُس مفید مشورہ پر عمل درآمد کیا جائے گا۔

تمام تعریفیں اس رب العالمین کے لئے ہیں جس نے مجھ جیسے ادنیٰ طالب علم کو یہ توفیق عطا کی کہ میں "آموزشِ احکامِ بانوان" کا ترجمہ کرسکا۔ میں نے ترجمہ کرنے کے بعد اِس پر باریک بینی سے اِس لئے نظرِ ثانی بھی ہے تاکہ یہ کتاب "آموزشِ احکامِ بانوان" اَغلاط سے پاک اور قابلِ اعتماد بن سکے۔ میں حجۃ الاسلام مجاہد حسین حرؔ صاحب کا اِس کتاب کی پیج سیٹنگ اور اردو ٹائپنگ کے لئے QPS جیسا بہترین سوفٹ ویئر عطا کرنے پر بھی نہایت شکر گزار ہوں۔ خدا تمام مومنین و مومنات کو علوم محمد و آلِ محمد علیہم السلام سیکھنے کا اجر عطا فرمائے اور خدا، بحق محمد و آلِ محمد علیہم السلام مجھ حقیر کو مزید دین اسلام اور علومِ محمد و آلِ محمد علیہم السلام کی خدمت کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ الٰہی آمین

اِس کتاب کو ترجمہ کرتے وقت ہی میرا ارادہ تھا کہ اِس کتاب کا اِنتساب جناب سیدۃُ النساء العالمین سلام اللہ علیہا کو کروں گا اور حسنِ اتفاق سے اِس کتاب کا ترجمہ ۲۰ جمادی الثانی کو مکمل ہوا جو کہ جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کی ولادت کی تاریخ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Presented by: https//jafrilibrary.com

Presented by: https//jafrilibrary.com

توجہ

ہر مسئلہ کے اختتام پر اس طرح کے بریکٹ [ ] میں مسئلہ کا حوالہ بھی دیا گیا ہے جو کہ مترجم کی جانب سے اضافہ ہے اِس کا محترم مولف سے کوئی تعلق نہیں ہے۔اختصار کی خاطر درج ذیل اشارات کو استعمال کیا گیا ہے۔

ت: توضیح المسائل (اردو)،ایڈیشن نمبر ۳۸ (جامعہ تعلیمات اسلامی)

ج ا: توضیح المسائل جامع (فارسی)،جلد اوّل،ایڈیشن ۱۴۳۵ھ

م ا: منہاج الصالحین (عربی) جلد اوّل،ایڈیشن ۱۴۳۰ھ

ع ا: عروۃ الوثقیٰ،جلد اوّل،(عربی) ایڈیشن ۱۴۱۴ھ

Presented by: https//jafrilibrary.com

Presented by: https//jafrilibrary.com

پیش گفتار

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

﴿مَنۡ عَمِلَ صَالِحًا مِّنۡ ذَكَرٍ اَوۡ اُنۡثٰى وَهُوَ مُؤۡمِنٌ فَلَنُحۡيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجۡزِيَنَّهُمۡ اَجۡرَهُمۡ بِاَحۡسَنِ مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ﴾ (سورۂ نحل، آیت ۹۷)

"جو کوئی بھی نیک عمل کرے خواہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ مؤمن ہو تو ہم اسے (دنیا) میں پاک و پاکیزہ زندگی بسر کرائیں گے اور (آخرت میں) ان کا اجر ان کے بہترین اعمال کے مطابق عطا کریں گے۔"

دین اسلام نے بہترین مثال کو عورت کی عزت کی خاطر پیش کیا اور اُس کی پہچان، ذمہ داری، جواب دہی اور توانائی کو زینت بخشا اور کسی بھی جگہ اُس کا مقام اور مرتبہ کم کرنے کا ارادہ نہیں کیا۔

ہم دین کی تھوڑی سے تعلیم کی جانب رجوع کر کے دریافت کرتے ہیں کہ دین اسلام نے عورت کو پیدائش کی ابتداء سے لے کر کمال کے بلند ترین مراتب تک نمایاں مقام عنایت کئے ہیں اور اُس کے کمال کی حد بندی اور سرحد کے لئے قائل نہیں ہوا ہے۔ دین نے، عورت کی عفت کی مناسبت سے شریعت کے احکام بنائے ہیں اور رشتہ داری کو اُس کے وجود میں آباد کر دیا، اور ہمیشہ تاکید کی کہ وہ اللہ کے حضور اور نگرانی میں ہے، اور خوف، اُمید اور تلاش کو اُس میں رکھا ہے اور اُس کو مخالف جنس -مرد- سے پہلے شرعی ذمہ داری اور خداوند تبارک وتعالیٰ سے براہِ راست رابطے کا شرف بخشا ہے، اور پاکدامنی کے لباس کو اُس کی فطرت میں مقرر کر دیا ہے، اور اُس کو ہوس رانی اور لالچی پن کی پہنچ سے دُور رکھا ہے، اور اُس کی خوشنمائی سے محافظت کے لئے مستحکم قلعہ بنایا ہے اور اُس کے انتخاب میں آزادی کو اُس کے سپرد کر دیا ہے، یہاں تک کہ دینی

Presented by: https//jafrilibrary.com

Presented by: https//jafrilibrary.com

تعلیم میں عورت اور مرد کے برابری کا مفہوم ہر مقام پر واضح ہوگیا۔

دین کی نظر کے حوالے سے یہ فرق ہے کہ وہ کہتا ہے کہ: عورت چونکہ ایک پھول ہے جس کی حفاظت کی جاتی ہے اور اُس کے ذات کی خوشبو ہر جگہ کو معطر کردیتی ہے اور قدیم جاہلیت کی نگاہ میں یہ فرق ہے کہ وہ کہتا ہے کہ عورت انسان کے مقام سے کمتر ہے یا جدید[Modern] جاہلیت کی نگاہ جو کہ عوت کی جسمانی خصوصیات اور روح شناسی کی کیفیت کا انکار کرتی ہے۔

قرآنِ کریم، قدیم جاہلیت کی فکر کو اِس طرح سے بیان کرتا ہے کہ: ﴿وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمۡ بِالۡاُنۡثٰى ظَلَّ وَجۡهُهٗ مُسۡوَدًّا وَّهُوَ كَظِيۡمٌ ۚ﴿۵۸﴾ يَتَوَارٰى مِنَ الۡقَوۡمِ مِنۡ سُوۡٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ اَيُمۡسِكُهٗ عَلٰى هُوۡنٍ اَمۡ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ﴾ (سورۂ نحل، آیت نمبر ۵۸ اور ۵۹)۔

"اور جب ان میں سے کسی کو بیٹی کے پیدا ہونے کی اطلاع دی جاتی ہے تو اس کا چہرہ سیاہ پڑ جاتا ہے اور وہ رنج وغم سے بھر جاتا ہے، وہ اس بری خبر سے جو اُسے دی گئی ہے لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے (اور سوچتا ہے) کہ ذلت کے ساتھ اسے لئے رہے یا اُسے مٹی کے تلے گاڑ دے؟"

اِس بنا پر دو جاہلیت سے عورت کو محدود کیا گیا اور اُس کے وجود سے غفلت کی جاتی رہی اور جو کچھ خیال کیا جاتا ہے، وہ حکمت پروردگار کے ساتھ ٹکراؤ رکھتا ہے، اور دوسری جاہلیت اُس کو طاقت کے کام والی اور خرید وفروخت کا سامان جانتی ہے اور بازار میں اُس سے اشتہار کے عنوان سے استفادہ کیا جاتا ہے تاکہ مردوں کے حیوانی جذبات کو اطمئنان حاصل کریں۔ جدید جاہلیت نے عورت کے اہم تصور کو خاندان میں منسوخ کردیا ہے اور اُس کا یہ کام سے باعث بنا ہے کہ خاندان کا مرکز ٹوٹ گیا۔

فضول بات نہیں ہے کہ اگر ہم کہیں کہ عورت کا وجود بعض مقامات میں ایک محور ومرکز ہے، اور اُس کے سوا کوئی اُس کے تصور کو پورا نہیں کرسکتا۔ خداوند سبحان فرماتا ہے کہ: ﴿وَمِنۡ اٰيٰتِهٖۤ اَنۡ خَلَقَ لَـكُمۡ مِّنۡ اَنۡفُسِكُمۡ اَزۡوَاجًا لِّتَسۡكُنُوۡۤا اِلَيۡهَا وَجَعَلَ بَيۡنَكُمۡ مَّوَدَّةً وَّرَحۡمَةً ؕ

Presented by: https//jafrilibrary.com

Presented by: https//jafrilibrary.com

﴿إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٢١﴾﴾ [سورۂ روم، آیت نمبر ۲۱]۔

"اور اس کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان سے سکون حاصل کرو۔ اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت (نرم دلی و ہمدردی) پیدا کر دی۔ بے شک اس میں غور و فکر کرنے والوں کیلئے بہت نشانیاں ہیں"۔

مرد اور عورت انسانیت میں ایک دوسرے کے ساتھ برابر ہیں، اور اِس رُخ سے کہ قرآنِ کریم، ان دو کو ایک ہی بیان میں خطاب کی جگہ قرار دیتا ہے اور فرماتا ہے: ﴿فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنكُم مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ﴾ [سورۂ آلِ عمران، آیت نمبر ۱۹۵]۔

"سو اِن کے پروردگار نے ان کی دعا و پکار کو قبول کر لیا (اور فرمایا) میں کسی عمل کرنے والے کے عمل کو خواہ مرد ہو یا عورت کبھی ضائع نہیں کرتا"۔

عورت اُس معلم کی مانند ہے جو اولاد کو اپنے دامن میں پرورش کرتی ہے اور ایسا مضبوط قلعہ ہے جو معاشرے کو ٹوٹنے سے بچاتی ہے، اور وہ ہی پیغمبروں اور اولیاء کی ماں ہے۔

اے مسلمان عورت! اپنے دینی تمدن کو بقیہ تمام تمدنوں سے مقابلہ کر، اور دیکھ کہ اِن میں سے کون، ایک عورت کے لئے خوش بختی کا تحفہ لایا ہے، کن شرائط میں عورت اپنے آرام اور سکون پیدا کر سکتی ہے۔ اور اسلام کی ماں اور بیوی کی نسبت اور اجتماعی مقام میں قانون گزاری پر غور کر۔

جس وقت عورت دیگر غور اور فکر کرے تو نگاہ کرے کہ کس طرح اپنے مقام کو اپنے ہاتھ سے دیا ہے اور خود کو کم ترین قیمت پر فروخت کیا ہے، البتہ یہ اُس کا دنیوی مقام ہے، اُس کا

Presented by: https//jafrilibrary.com

Presented by: https//jafrilibrary.com

آخرت میں مقام کہاں پہنچے گا۔

نظر کرے کہ دنیا کس جانب حرکت میں ہے! طلاق کی تعداد، خودکشی، شادی کی عمر کا تجاوز کر جانا، خاندان میں قطع تعلقی، اولاد کا شفقت اور محبت سے محروم ہونا، خطرے میں عورت کو پیش کرنا، اُس کا بازار میں حاضر کرنا، اُس کے احساسات اور محبت کی حمایت نہ کرنے کو تشخیص کے موقع پر طے کرے۔

اِس بنا پر واضح ہوتا ہے کہ دینی نظر کے مطابق عورت اور مرد، انسانیت اور تکمیل کے لحاظ سے ایک ہی مرتبہ پر ہیں، اور ضروری ہے کہ عورت ہدایت کے راستے کو طے کرے اور خداوندتعالیٰ کی جانب عروج کرے تا کہ آخرت کی سعادت کو حاصل کرے۔ پس لازم ہے کہ احکام کی نسبت مکمل معلومات رکھتی ہو اور ہمیشہ کوشش کرے کہ شرعی احکام کو سیکھے اور اِن کی پابندی کرے، اِس کام تک پہنچنے کے لئے ہم نے ایک اہم حصہ کو تیار کیا ہے جو کہ خواتین کے شرعی احکام کی سلسلہ وار گفتگو کو شامل کرتا ہے، اور اِس امید کے ساتھ کہ عورت دنیا اور آخرت میں بلند مقام کو حاصل کرے۔

احمد اشکوری

Presented by: https//jafrilibrary.com

Presented by: https//jafrilibrary.com

حیض کے متعلق گفتگو

آج میرے نوقمری سال اختتام کو پہنچے اور میں بلوغ اور تکلیف [یعنی شرعی ذمہ داری] کی عمر کو پہنچی، میری ماں اپنے ہمیشہ بیٹھنے والے مقام پر بیٹھی تھیں اور مجھ پر ہنستے ہوئے نگاہ کی، اُن کی نگاہ باعث بنی کہ میں نے اندازہ لگایا کہ کسی جدید موضوع نے اُن کے ذہن کو مشغول کیا ہے، اُنہوں نے فرمایا: آج میں چاہتی ہوں کہ حیض کے بارے میں آپ سے گفتگو کروں۔

اِس دن سے پہلے میں نہیں جانتی تھی کہ حیض کیا ہے، اگرچہ مجھے یاد آتا ہے کہ یہ لفظ میں پہلے سن چکی ہوں۔۔لیکن جس چیز نے میری جستجو کی حس کو اِس لفظ کی پہچان کے خاطر اُبھارا تھا وہ یہ تھی کہ۔۔ میں سنتی تھی کہ خواتین اِس لفظ کو آہستہ اور شرمندگی کے ساتھ زبان پر لاتی تھیں کہ گویا شرمناکی کے معنیٰ اِس میں پوشیدہ ہیں۔۔فقط یہ سمجھ کر کہ حیض کے متعلق گفتگو ہے، شرم و حیا مجھ میں طاری ہونا ہوگئی، اور میں نے شرم کے کنٹرول کرنے کے لئے خود سے پوچھا: کیوں ضروری ہے کہ میں شرم کروں؟ یہ سوال کئی بار میرے ذہن میں اُبھرا اور مجھ پر غلبہ پا رہا تھا۔

اگر حیض واقعاً شرم لانے والا کام ہو تو کیوں میری ماں چاہتی ہے کہ آج مجھ سے اِس کے متعلق گفتگو کرے؟ اور مجھے یاد آیا کہ۔۔۔میری گفتگو عام طور پر شرعی احکام کے متعلق ہے، تو

Presented by: https//jafrilibrary.com

Presented by: https//jafrilibrary.com

حیض بھی شرعی احکام کے بقیہ تمام موضوعات کی مانند میری گفتگو کا موضوع ہوسکتا ہے، میں کیوں اُس موضوع سے شرم کروں جس کو قرآنِ کریم اور پیغمبر گرامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور معصوم ائمہ علیہم السلام نے بیان کیا ہو، اور کیوں اُس موضوع سے شرم کرتی رہوں کہ جس کے احکام سے مکمل آشنائی رکھنا میرے لئے ضروری ہے تاکہ میں اُس پر عمل کروں یا دوسروں کو سکھاؤں، میں اِس سوچ میں تھی کہ اچانک میں اپنی والدہ کی آواز پر متوجہ ہوئی کہ وہ کہہ رہی تھیں:

فاطمہ، جو چیز حیض کا سبب ہوتی ہے وہ حیض کا خون خاج ہونا ہے اور یہ وہ خون ہے کہ جو خواتین اِس کی عادت رکھتی ہیں اور اچھے سے جانتی ہیں اور عام طور پر منظم طور پر ہر ماہ ایک بار خارج ہوتا ہے اور اِس کی علامات [گاڑھا] سرخ یا کالے پن کی جانب مائل رنگ اور اِسی طرح گرم ہونا اور فشار [Presure] اور جلن کے ساتھ خارج ہونا ہوتی ہیں۔ [م ۴۳۲]

فاطمہ: وہ خواتین جو حیض دیکھتی ہیں کیا اُن کے لئے کوئی معیّن عمر موجود ہے؟

مادر: جی ہاں، وہ عورت جو حیض دیکھتی ہے ضروری ہے کہ قمری نو سال کو مکمل کر چکی ہو[۱] اور قمری ساٹھ سال کی عمر[۲] جو کہ یائسگی کی عمر ہے، اُس تک نہ پہنچی ہو۔ [م ۴۳۳۔۴]

فاطمہ: لہٰذا یہ خون ۹ سے ۶۰ سال کے درمیان ہوتا ہے؟

مادر: جی ہاں، ہر وہ خون جو لڑکی قمری نو سال مکمل ہونے سے پہلے دیکھتی ہے (اگرچہ اس سے ایک لمحہ پہلے) تو وہ حیض کا خون نہیں ہے، اور اِسی طرح ساٹھ سال کی عمر کے مکمل ہونے کے بعد دیکھے تو [وہ خون] حیض کے احکام نہیں رکھتا ہے۔ [م ۴۳۳۔۴]

فاطمہ: حیض کے خون کا باہر آنا کتنے روز طولانی ہوتا ہے؟

مادر: حیض کی کمترین [Minimum] مدّت تین روز اور اِس کی بیشترین [Maximum]

---

[۱] تقریباً شمسی آٹھ سال (8) اور آٹھ ماہ (8) اور بیس روز (20) کے برابر۔

[۲] تقریباً شمسی اٹھاون سال (58) اور اٹھارہ (18) روز کے برابر۔

Presented by: https//jafrilibrary.com

Presented by: https//jafrilibrary.com

مدّت دس روز ہے۔[۴۳۸ت]

فاطمہ: اگر تین روز سے کمتر مدّت ہو اور منقطع ہو جائے تو کیا ہوگا؟

مادر: یہ خون، حیض کا خون نہیں ہے۔[۴۳۸ت]

فاطمہ: اگر دس روز سے زیادہ مدّت جاری رہے تو کیا ہوگا؟

مادر: ایسا خون جو دس روز، خون کے اِخراج ہونے کے بعد خارج ہو، حیض کا خون نہیں ہے، کیونکہ حیض دس روز سے زیادہ نہیں ہوتا ہے۔[۴۸۰ج۱]

فاطمہ: اگر عورت حیض کے ایام کو مکمل کرلے اور پاک ہوجائے، پھر جدید خون (مثلاً نو روز کی پاکی کے بعد) دیکھے تو اُس کا حکم کیا ہے؟

مادر: وہ خون جو خارج ہوا ہے، حیض کا خون نہیں ہے، کیونکہ ہمیشہ ایک حیض سے دوسرے حیض کے درمیان پاک ہونے کی مدّت کا زمانہ ضروری ہے کہ دس روز سے کم نہ ہو۔[۴۸۶ج۱]

فاطمہ: کس وقت عورت خود کو حائض سمجھے؟

مادر: اُس وقت جب اُس کے وقت کی عادت کے زمانے میں یا اُس سے کم مدّت جیسے ایک یا دو روز پہلے باہر آیا ہو۔[۴۷۸ت]

فاطمہ: عورت کس طرح وقت کی عادت والی ہوتی ہے؟

مادر: اگر عورت دو یا کچھ قمری ماہ[۱] یکے بعد دیگرے ایک ہی معیّن وقت میں خون دیکھے تو عادتِ وقتیہ والی ہوجائے گی۔[۲] [۴۷۷ت]

فاطمہ: اگر عورت وقت کی عادت نہ رکھتی ہو جیسے وہ لڑکی جو کہ پہلی بار خون دیکھتی ہو یا ایسی

---

[۱] قمری ماہ بطور مثال بیان ہوا ہے ورنہ شمسی یا عیسوی ماہ کے معیّن وقت پر خون دیکھنے سے بھی عورت عادتِ وقتیہ والی ہوجائے گی۔(حوالہ: توضیح المسائل جامع مسئلہ نمبر ۵۲۰)۔(از مترجم عفی اللہ عنہ)

[۲] جیسے یہ کہ اُس کا خون جاری ہونا دو مسلسل قمری ماہ میں ساتویں روز شروع ہوتا ہو۔

Presented by: https//jafrilibrary.com

Presented by: https//jafrilibrary.com

مضطربہ عورت کہ جس کی عادت معیّن نہ ہو، وہ کس وقت خود کو حائض سمجھے گی۔

مادر: اگر نیچے کے دو کاموں میں سے ایک ثابت ہو جائے تو عورت خود کو حائض سمجھے:

۱۔ اگر خون حیض کی صفات رکھتا ہو کہ وہی [گاڑھا] سرخ یا کالا رنگ ہونا، گرمی، فشار اور اُس کا جلن کے ساتھ خارج ہونا ہے۔

۲۔ اگر خون باہر آئے اور عورت مطمئن ہو کہ یہ خون تین روز یا اُس سے زیادہ مدّت طولانی ہوگا۔ [۵۴۵، ۵۴۹، ۵۵۳ج ا]

فاطمہ: اگر گزشتہ چیزوں میں سے ایک کی خاطر، عورت خود کو حائض سمجھے اور اپنی نماز کو نہ پڑھے لیکن تین روز گزرنے سے پہلے خون مکمل طور پر منقطع ہو جائے اور سمجھ جائے کہ یہ خون حیض نہ تھا، تو اُس کا وظیفہ [یعنی ذمہ داری] کیا ہے؟

مادر: وہ نمازیں جو کہ اِس مدّت میں اُس سے فوت ہوئی ہوں، اُن کی قضا کرے۔ [۴۹۷ت]

فاطمہ: اگر خون عورت کی عادت کے ایام کی تعداد سے تجاوز کر جائے [یعنی بڑھ جائے] لیکن دس دن یا اِس سے پہلے منقطع ہو جائے، تو کیا ہوگا؟

مادر: خون آنے کی تمام مدّت میں، خود کو حائض سمجھے اگر چہ بعض اوقات میں خون حیض کی صفات نہ رکھتا ہو۔ [۵۳۰ج ا]

فاطمہ: اگر خون دس روز سے تجاوز کر جائے اور عورت وقت اور معیّن عدد کی عادت رکھتی ہو، تو وہ کیا کرے؟

مادر: فقط اپنی ماہانہ عادت کے زمانے کی مدّت میں حائض ہے، نہ تو اِس مدّت سے پہلے اور نہ اِس کے بعد۔ [۴۷۱ت]

فاطمہ: وہ عورت جو کہ معیّن وقت اور عدد کی عادت رکھتی ہو اگر خون اُس کی عادت کے زمانے میں باہر نہ آئے لیکن عادت کا وقت گزر جانے کے بعد، خون باہر آئے اور دس روز سے زیادہ

Presented by: https//jafrilibrary.com

Presented by: https//jafrililibrary.com

طولانی ہو اور یہ خون بعض اوقات حیض کی صفات رکھتا ہو اور بعض اوقات اِس کی صفات نہیں رکھتا ہو، اِن دو حصّوں میں سے کونسا حیض ہے [۱] ؟

مادر: پہلا خون -صفات کے ہمراہ- حیض ہے لیکن اپنے حیض کے ایام کی تعداد کی نسبت ضروری ہے کہ اپنے ہمیشہ کی عادت کو مدِنظر رکھے، پس اگر وہ خون جو کہ حیض کی صفات رکھتا ہو، عادت کے ایام سے کمتر ہو تو عادت کے ایام کی مقدار سے، حیض ہے اور اِس کے علاوہ، دوسرے خون کی کچھ مقدار جس میں حیض کی صفات نہ ہوں اس کو حیض قرار دے تاکہ اپنے ہمیشہ کے ایام کی تعداد کے مجموعے تک پہنچ جائے اور اگر وہ خون جو کہ حیض کی صفات رکھتا ہو اُس کی ہمیشہ کی عادت کی مقدار سے زیادہ ہو، تو فقط ہمیشہ کی عادت کے ایام کے اندازے کے مطابق، خود کو حائض قرار دے اور اِس کا بقیہ حیض کا حکم نہیں رکھتا ہے۔[۵۲۹ ج۱]

فاطمہ: اگر دس دن سے زیادہ طولانی ہو جائے اور عورت کوئی بھی عادت نہ رکھتی ہو، نہ عددی اور نہ وقتی جیسا کہ مبتدئہ (وہ عورت جو پہلی بار خون دیکھتی ہو) یا مضطربہ (وہ عورت جس نے چند ماہ خون دیکھا ہو لیکن معیّن عادت نہ بنی ہو یا اُس کی عادت ختم ہو چکی ہو اور نئی عادت نہ بنی ہو)، لہٰذا یہ عورت حیض کے خون کو اِس کے غیر سے کس طرح شناخت کرے؟

مادر: حیض کے خون کو اُس کی تبدیل ہونے والی صفات سے پہچانا جاتا ہے، پس اگر کوئی مدّت سے خون، حیض کی صفات رکھتا ہو -اور یہ خون تین دن سے دس دن تک طولانی ہو- تو اِس کو حیض قرار دے، اور وہ خون جو کہ حیض کی صفات نہ رکھتا ہو اُس کو استحاضہ قرار دے۔[۲] [۴۷۹ ت]

فاطمہ: اگر عورت شک کرے کہ حیض کا خون منقطع [یعنی بند] ہو گیا یا نہیں، یعنی شک کرے

---

[۱] مثلاً: کسی عورت کی ماہانہ عادت پہلے روز سے ساتویں روز تک ہے اور مہینوں میں سے کسی ایک میں، اُس کا خون جاری ہونا حیض کی صفات کے ساتھ آٹھویں روز سے شروع ہو لیکن چند روز کے بعد خون استحاضہ کی صفات والا ہو جائے اور بیسویں روز تک طولانی ہو جائے۔

[۲] استحاضہ کی صفات، استحاضہ کے متعلق گفتگو کے حصّے میں آئیں گی۔

Presented by: https//jafrililibrary.com

Presented by: https//jafrilibrary.com

کہ کیا وہ پاک ہوگئی یا نہیں یا اب تک حائض ہے تو کیا کرنا ضروری ہے؟

مادر: ضروری ہے کہ اپنی تحقیق کر لے۔[ت ۴۹۶]

فاطمہ: کس طرح اپنی تحقیق کرے؟

مادر: ضروری ہے کہ روئی کو اگلی شرمگاہ کے اندر رکھے اور کچھ دیر صبر کرے (تقریباً دس منٹ) پھر اِس کو باہر نکالے[۱]، پس اگر روئی سفید ہو اور آلودہ نہ ہو تو یہ عورت پاک ہوچکی ہے اور ضروری ہے کہ غسل کو بجالائے اور اپنی عبادت جیسے نماز اور روزے کو انجام دے اور اگر روئی آلودہ یا خون سے تر ہو تو معلوم ہوجاتا ہے کہ اب تک عورت کا حیض تکمیل تک نہیں پہنچا ہے۔[ت ۴۹۶]

فاطمہ: اگر عورت جان جائے کہ حائض ہوچکی ہے تو کونسے کام انجام دینے ضروری ہیں اور کن کاموں کو ترک کرنا ضروری ہے؟

مادر: حیض کے ایام میں خواتین کے احکام یہ ہیں[۲]:

۱۔ حائض عورت سے نماز صحیح نہیں ہے، چاہے نماز واجب ہو یا مستحب ہو، اور وہ نمازیں جو کہ حیض کی وجہ سے فوت ہوئیں ہوں اُن کی قضا نہیں ہے۔

۲۔ حائض عورت سے روزہ صحیح نہیں ہے، لیکن ماہِ رمضان کے اُن روزوں کی قضا واجب ہے جو کہ حیض زمانے میں نہ رکھے ہوں، اور اِسی طرح اگر نذر کی ہو کہ معیّن دن کا روزہ رکھے گی لیکن حیض کی وجہ سے اپنی نذر پر عمل نہ کر سکے تو احتیاطِ لازم کی بنا پر ضروری ہے کہ اِس روز [کے روزے] کی قضا کرے۔

۳۔ حائض عورت کے ساتھ اگلی شرمگاہ سے ہمبستری [Intercourse] کرنا، حرام ہے، لیکن

---

[۱] اس عمل کو "الاستبراء من الحیض" یعنی حیض سے استبراء کہا جاتا ہے۔ از مترجم عفی اللہ عنہ

[۲] حائض کے لئے قرآن مجید کا پڑھنا اور اسے اپنے ساتھ رکھنا اور اپنے بدن کا کوئی حصہ اس کے الفاظ کے درمیانی حصے سے مس کرنا نیز مہندی یا اس جیسی کسی چیز سے خضاب کرنا گروہِ فقہاء کے قول کے مطابق مکروہ ہے۔ (حوالہ: توضیح المسائل، مسئلہ نمبر ۴۶۷)۔ از مترجم عفی اللہ عنہ

Presented by: https//jafrilibrary.com

Presented by: https//jafrilibrary.com

خون کے رُک جانے کے بعد یہ کام جائز ہے البتہ احتیاطِ لازم کی بنا پر اگلی شرمگاہ کے دھونے کے بعد چاہے اب تک غسل نہ کیا ہو۔

۴۔عورت کو حیض کی حالت میں طلاق دینا باطل ہے، البتہ بعض مقامات میں استثنا کیا گیا ہے جو کہ رسالہ [یعنی توضیح المسائل] میں ذکر کیا گیا ہے۔[۱]

۵۔حالتِ حیض میں بدن کے کسی بھی حصے کا قرآن کے خط یا احتیاطِ واجب کی بنا پر خداوند متعال کے مخصوص اسم یا صفات تک پہنچانا، حرام ہے۔

۶۔حائض عورت کے لئے مسجد الحرام یا مسجد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں داخل ہونا، اور اِسی طرح دیگر مساجد میں ٹھہرنا[۲] یا [کوئی چیز اُٹھانا] یا احتیاطِ لازم کی بنا پر کوئی چیز رکھنا، حرام ہے۔

۷۔حائض عورت کے لئے واجب سجدے والی آیات میں سے ہر ایک کا پڑھنا، حرام ہے۔[۳]

۸۔حائض عورت سے طواف صحیح نہیں ہے، چاہے واجب ہو یا مستحب۔

۹۔اگر حیض اختتام تک پہنچ جائے تو ضروری ہے کہ عورت نماز کے لئے غسل کرے۔

[۳۵۴،۴۴۸،۴۵۲،۴۹۵،۲۶۲۰ت]

---

[۱] توضیح المسائل (اردو) میں ۲۴۶۴ میں تین صورتیں بیان کی گئی ہیں، جن میں عورت کو حیض اور نفاس کی حالت میں طلاق دینا بھی صحیح ہے، تفصیل کے خواہش مند افراد توضیح کی جانب رجوع کریں۔ از مترجم عفی اللہ عنہ۔

[۲] احتیاطِ واجب کی ائمہ علیہم السلام کے حرم میں ٹھہرنے کا بھی یہی حکم ہے۔ لیکن اگر اِن مسجدوں میں سے کسی کو عبور کرے، مثلاً ایک دروازے سے داخل ہو کر دوسرے سے باہر نکل جائے تو کوئی حرج نہیں۔ (حوالہ: توضیح المسائل، مسئلہ نمبر ۳۵۴) از مترجم عفی اللہ عنہ

[۳] سورۂ سجدہ (پارہ ۲۱) کی آیت پندرہ (۱۵)، سورۂ فصلت (پارہ ۲۴) کی آیت سینتیس (۳۷)، سورۂ نجم (پارہ ۲۷) کی آیت باسٹھ (۶۲) اور سورۂ علق (پارہ ۳۰) کی آیت انیس (۱۹) میں واجب سجدہ ہیں۔

Presented by: https//jafrilibrary.com

Presented by: https//jafrilibrary.com

اِستحاضہ کے متعلق گفتگو

فاطمہ: اگلے دن، میری ماں ہمیشہ کی طرح اپنی نشت گاہ پر بیٹھیں اور استحاضہ کے متعلق گفتگو شروع کیا۔

فقط استحاضہ کا لفظ میری ماں کی زبان پر آتے ہی اچانک میرے دماغ میں یاد تازہ ہوگئی کہ اس لفظ کے حروفِ اصلی حیض کے کلمے کی مانند ہیں لیکن جدید شکل میں ڈھلے ہوئے ہیں، لہٰذا استحاضہ سے میرا تصوّر - حیض کی مانند - کوئی خون تھا جو کہ خواتین سے خاص شرائط کے ساتھ خارج ہوتا ہے لیکن اِس کی مقدار حیض کے خون سے کمتر ہے۔

فاطمہ: کیا استحاضہ [1] فقط خواتین کے ساتھ مختص ہے؟

---

[1] یہ ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ خونِ استحاضہ کسی نسوانی بیماری کا نتیجہ ہوتا ہے جس کے علاج معالجہ پر لوگ بڑی بھاری رقوم صرف کرتے ہیں لیکن شریعت اسلامیہ نے استحاضہ کے لئے جو قواعد وضوابط مقرر کئے ہیں ان کی رو سے کہیں بار بار وضو کرنا پڑتا ہے، کہیں بار بار غسل کرنا پڑتا ہے اور کہیں بار بار اندام نہانی [یعنی اگلی شرمگاہ] کو دھونا پڑتا ہے۔ جب ان امور کی حکمت اور فلاسفی پر غور وفکر کیا جاتا ہے تو عقلِ انسانی دنگ رہ جاتی ہے۔ ڈاکٹر حضرات تحقیقاتِ دقیقہ کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ اس بیماری کا بہترین علاج پانی ہے۔ مگر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُمی فداہ اَبی و اُمی نے آج سے چودہ سو سال پہلے یہ اعلان کیا تھا کہ جو عورت خلوصِ نیت کے ساتھ اس شرعی وظیفہ پر عمل کرے گی وہ شفایاب ہوجائے گی۔ (الوسائل) یہ بات بھی ان کی نبوت ورسالتِ حقّہ کی ایک روشن دلیل ہے۔ (مسائل الشریعہ ترجمہ وسائل الشیعہ، جلد ۲، صفحہ ۸۱)۔ از مترجم عفی اللہ عنہ

Presented by: https//jafrilibrary.com

Presented by: https//jafrilibrary.com

مادر: جی ہاں۔[۳۹۰ت]

فاطمہ: کیا یہ بھی، ویسا ہی خون ہے جو کہ خارج ہوتا ہے؟

مادر: جی ہاں۔۔۔لیکن۔۔[۳۹۰ت]

فاطمہ: لیکن کیا؟!

مادر: لیکن اِس شرط کے ساتھ کہ حیض یا نفاس یا زخم یا جراحت کا خون یا بکارت کا خون نہ ہو۔[۴۹۰ج ۱]

فاطمہ: آپ کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ہر وہ خون جو کہ عورت سے باہر آتا ہے اور حیض اور نفاس اور زخم اور جراحت کا خون اور بکارت کا خون نہ ہو، وہ استحاضہ ہے؟

مادر: جی ہاں۔[۴۹۰ج ۱]

فاطمہ: کیا یہ خون متعدد ہیں؟

مادر: ان میں سے بعض کا سبب حاملہ ہونے کی قابلیت اور عورت کا جوان ہونا ہیں، کیا تم نہیں دیکھتی کہ جس وقت عورت بڑھاپے کی عمر کو پہنچ جاتی ہے اور اُس کا حیض خون منقطع ہو جاتا ہے، وہ دوبارہ حاملہ نہیں ہوتی ہے؟![۴۳۳ت]

فاطمہ: زخم اور جراحت کا خون اور اِسی طرح نفاس کا خون عام طور پر جانا پہچانا ہے، لیکن کس طرح عورت سمجھ سکتی ہے کہ یہ خون، استحاضہ کا خون ہے اور حیض کا خون نہیں ہے؟

مادر: کیا حیض کے خون کی صفات یاد ہیں؟

فاطمہ: جی ہاں، حیض کا خون عام طور پر [گاڑھا] سرخ یا سیاہ رنگ کا ہوتا ہے جو کہ جلن اور گرمی کے ساتھ باہر آتا ہے۔[۴۳۲ت]

مادر: عام طور پر خونِ استحاضہ کی صفات، خونِ حیض کی صفات سے فرق رکھتی ہیں، خون استحاضہ عام طور پر زرد رنگ [Yellow] اور پتلا ہوتا ہے اور بغیر فشار اور سوزش کے باہر آتا ہے۔
[۳۹۰ت]

Presented by: https//jafrilibrary.com

Presented by: https//jafrilibrary.com

فاطمہ: عورت شادی کے پہلے روز کس طرح خونِ بکارت کو استحاضہ کے خون سے تشخیص کرے؟

مادر: خونِ بکارت روئی کے کناروں پر لگتا ہے اور ہلال [Crescent] کی مانند خون اس کے کناروں کو آلودہ کرتا ہے لیکن استحاضہ کا خون کبھی کبھار مکمل روئی کے ظاہر کو گھیر لیتا ہے اور کبھی کبھار اِس کے اندر جذب ہوجاتا ہے اور کبھی کبھار اِس کو بھی عبور کر جاتا ہے کپڑے [Pads] تک پہنچ جاتا ہے۔[۴۴۶،۳۹۱ت]

فاطمہ: لہٰذا ممکن ہے کہ خونِ استحاضہ پوری روئی کو گھیر لے؟

مادر: جی ہاں، اور ممکن ہے کہ اُس کو نہ گھیرے، بطورِ کلی استحاضہ تین قسم کا ہوتا ہے:

استحاضۂ قلیلہ: وہ خون ہے جو روئی کے اوپری سطح کو آلودہ کرتا ہے لیکن کم [مقدار] ہونے کی وجہ سے روئی کے اندنفوذ[1] نہیں کرتا ہے۔

استحاضۂ متوسطہ: وہ خون ہے کہ روئی کے اندر چلا جاتا ہے لیکن روئی سے پٹی [Pads] تک نہیں پہنچتا ہے۔

استحاضۂ کثیرہ: وہ خون ہے جو کہ روئی میں داخل ہوجاتا ہے اور اِس کو عبور کر جاتا ہے اور اُس پٹی تک پہنچ جاتا ہے جس [Pads] کو عام طور پر خواتین خون سے حفاظت کے لئے باندھتی ہیں اور اُس کو آلودہ کردیتا ہے۔[۳۹۱ت]

فاطمہ: اِن میں سے ہر ایک معاملے کا کیا حکم ہے؟

مادر: استحاضۂ قلیلہ میں واجب ہے کہ ہر نماز کے لئے وضو کرے، چاہے وہ نماز واجب ہو

---

[1] واضح رہے کہ استحاضہ کی اقسام معلوم کرنے کے لئے روئی یا روئی کی مثل ہی جذب کرنے کی والی دیگر چیزوں کا استعمال درست ہے، لیکن ٹشو پیپر جیسی فوری جذب کرنے چیز کا استعمال معیار مقرر نہیں ہوگا، اسی طرح کوئی غیر جاذب چیز مثلاً موٹا کپڑا بھی معیار نہیں بنے گی۔(از مترجم عفی اللہ عنہ)

Presented by: https//jafrilibrary.com

Presented by: https//jafrilibrary.com

یا مستحب اور غسل لازم نہیں ہے۔

اور استحاضۂ متوسطہ میں ضروری ہے کہ عورت ہر نماز کے لئے وضو کرے اور احتیاطِ لازم کی بنا پر ہر روز صبح روزانہ کی نمازوں سے پہلے ایک غسل انجام دے۔[۳۔ ۳۹۲ ت]

فاطمہ: اِس کے متعلق ایک مثال بیان فرمائیں؟

مادر: مثلاً اگر عورت صبح کی نماز سے پہلے سمجھ جائے کہ استحاضہ ہے اور پھر اپنی تحقیق کے بعد دریافت کرتی ہے کہ اُس کا استحاضہ، متوسطہ ہے، احتیاطِ لازم کی بنا پر ضروری ہے کہ غسل کرے پھر نمازِ صبح کے لئے وضو کرے، اور اُس کا یہ غسل - اُس وضو کے ساتھ جو ہر نماز کے لئے کیا جاتا ہے -اُسی روز کی باقی ماندہ نمازوں کافی ہے، پس اگر دوسرا روز آ پہنچے تو احتیاطِ لازم کی بنا پر تو دوبارہ غسل کرے پھر وضو کرے اور یہی حکم اُس وقت تک ہے جب تک استحاضہ کی صفات میں کمی یا زیادتی نہ ہوئی ہو [یعنی جب تک قلیلہ یا کثیرہ میں تبدیل نہ ہو جائے]۔[۳۹۳ ت]

فاطمہ: استحاضۂ کثیرہ کا کیا حکم ہے؟

مادر: استحاضۂ کثیرہ میں عورت کو چاہئے کہ دن میں تین غسل انجام دے، ایک غسل، نمازِ صبح کے لئے، اور ایک غسل نمازِ ظہر وعصر کے لئے اُس صورت میں جب اِن [نمازوں] کو پے در پے پڑھے، اور ایک غسل نمازِ مغرب وعشاء کے لئے اُس صورت میں جب اِن [نمازوں] کو پے در پے پڑھے۔[۳۹۴ ت]

فاطمہ: اگر دو نمازوں کے درمیان فاصلہ ڈالا جائے تو اِس کا کیا حکم ہے؟

مادر: اُس وقت ہر نماز کے لئے ایک غسل کرے۔[۳۹۴ ت]

فاطمہ: کیا یہ حکم استحاضہ کثیرہ کے تمام حالات میں جاری ہوتا ہے؟

مادر: نہیں، یہ حکم اُس صورت میں ہے کہ خون پے در پے اور بغیر منقطع ہوئے روئی پر ظاہر ہو، لیکن اگر روئی کی سطح پر خون کا ظاہر ہونا اِس طرح سے فاصلہ کے ساتھ ہو کہ عورت اِس فاصلے میں

Presented by: https//jafrilibrary.com

Presented by: https//jafrilibrary.com

غسل کے علاوہ ایک یا چند نمازیں پڑھ سکتی ہو، اِس صورت میں جب بھی خون روئی سے پٹی تک پہنچے احتیاطِ لازم کی بنا پر ضروری ہے کہ غسل کو دوہرائے، مثلاً: اگر غسل کرے اور نمازِ ظہر کو پڑھے اور نمازِ عصر پڑھنے سے پہلے یا اِس کے پڑھنے کے دوران، خون روئی سے پٹی تک پہنچے احتیاطِ لازم کی بنا پر واجب ہے کہ نمازِ عصر کے لئے دوبارہ غسل کرے، لیکن اگر خون کے منقطع ہونے کا فاصلہ اس مقدار میں ہو کہ عورت دو یا چند نمازیں پڑھ سکتی ہو تو اِس صورت میں اُس کی نمازیں صحیح ہیں اور غسل کو دوہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ [۳۹۴ت]

فاطمہ: کیا استحاضہ ایک قسم سے دوسری قسم میں تبدیل ہوتا ہے؟

مادر: جی ہاں، بعض اوقات ممکن ہے کہ استحاضۂ قلیلہ، کثیرہ یا متوسطہ کی جانب تبدیل ہو جائے یا اِس کے برعکس۔ [۸۔۳۹۷ت]

فاطمہ: عورت کیسے اپنی استحاضہ کی تبدیل شدہ قسم کو سمجھ سکتی ہے؟

مادر: احتیاطِ واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ نماز سے پہلے اپنی تحقیق کرے اور اُس کے مطابق عمل کرے، پس اگر معلوم ہو جائے کہ استحاضۂ قلیلہ ہے تو ضروری ہے کہ اُن احکام کے مطابق جو کہ استحاضۂ قلیلہ کا وظیفہ ہے، عمل کیا جائے، اور اگر معلوم ہو جائے کہ استحاضۂ متوسطہ ہے تو ضروری ہے کہ اُن احکام کے مطابق جو کہ استحاضۂ متوسطہ کا وظیفہ ہے، عمل کیا جائے، اور۔۔۔۔ [۴۰۲ت]

فاطمہ: اگر روئی خون سے آلودہ ہوئی ہو یا پٹی [Pads] آلودہ ہوا ہو تو عورت کا وظیفہ کیا ہے؟

مادر: اگر اُس کا استحاضہ قلیلہ یا متوسطہ ہو تو بہتر ہے کہ روئی اور پٹی [Pads] کو ہر نماز سے پہلے تبدیل یا پاک کرے، اور اگر استحاضۂ کثیرہ ہو تو توانائی ہونے کی صورت میں احتیاطِ لازم کی بنا پر ضروری ہے کہ اِن کو تبدیل یا پاک کرے اور اگر اُس کے لئے ضرر نہ رکھتا ہو تو ضروری ہے کہ غسل کے اختتام سے لے کر نماز کے اختتام تک خون کے باہر آنے تک حفاظت کرے۔ [۴۔۳۔۳۹۲ت]

Presented by: https//jafrilibrary.com

Presented by: https//jafrilibrary.com

فاطمہ: اگر مستحاضہ عورت اپنے وظیفے پر عمل کرے تو کیا لازم ہے کہ بغیر فاصلے کے نماز کو پڑھے؟

مادر: جی ہاں۔[۴۱۱ ت]

فاطمہ: استحاضہ کے احکام کیا ہیں؟

مادر: اِس کے احکام یہ ہیں:

اوّل: اگر استحاضہ قلیل یا متوسطہ ہو اور اُس کا خون منقطع ہو چکا ہو تو نماز پڑھنے کے لئے کافی ہے کہ وضو کرے، اور اگر کثیرہ ہو تو خون منقطع ہونے کی صورت میں نماز پڑھنے کے لئے ضروری ہے کہ غسل کرے۔

دوّم: وہ عورت جو تین اقسام کے استحاضہ میں سے ایک رکھتی ہو، تو جائز نہیں ہے کہ بغیر طہارت کہ قرآن کی تحریر چھوئے، لیکن اگر اپنے وظیفے کے مطابق طہارت کرے تو قرآن کی تحریر کو چھونا نماز کے اختتام ہونے تک جائز ہے۔

سوّم: وہ عورت جو استحاضہ میں ہو اُس کو طلاق دینا صحیح ہے۔

چہارم: وہ احکام جو حائض عورت پر مترتب ہوتے ہیں وہ مستحاضہ عورت پر مترتب نہیں ہوتے ہیں اور وہ احکام یہ ہیں: فرج [یعنی اگلی شرمگاہ] میں ہمبستری کرنا، مسجد میں داخل ہونے اور ٹھہرنے اور اس میں [سے کوئی چیز اُٹھانا] یا احتیاطِ لازم کی بنا پر کوئی چیز رکھنا اور اِسی طرح ایسی آیات کا پڑھنا جو واجب سجدہ رکھتی ہیں۔

پنجم: ایسی عورت کا روزہ جو استحاضہ قلیلہ یا متوسطہ رکھتی ہو صحیح ہے، چاہے نماز کے لئے اپنے وظیفے -جو کہ وضو یا غسل ہے- پر عمل نہ کرے، اور استحاضۂ کثیرہ کے سلسلے میں بعض فقہاء کی نظر میں اُس کے روزے کا صحیح ہونا استحاضۂ کثیرہ کے واجب غسلوں کو انجام دینے پر موقوف ہے، یعنی روزہ صحیح ہونے کے لئے ضروری ہے کہ گزشتہ رات کا غسل اور اسی طرح اُس دن کے غسل کو انجام دے، لیکن صحیح نظریہ، یہ ہے کہ اُس عورت کا روزہ صحیح ہے چاہے اپنے واجب غسلوں کو

Presented by: https//jafrilibrary.com

Presented by: https//jafrilibrary.com

ترک کرے۔

ششم: ایسی عورت جو استحاضۂ کثیرہ ہو تو واجب نہیں ہے کہ غسل کے بعد وضو کرے، لیکن وہ عورت جو استحاضہ متوسطہ ہے ضروری ہے کہ احتیاطِ لازم کی بنا پر غسل کے بعد وضو بھی کرے۔

[۳۹۶، ۴۰۱، ۴۱۰، ۴۱۶، ۴۲۵ت]

Presented by: https//jafrilibrary.com

Presented by: https//jafrilibrary.com

نفاس کے متعلق گفتگو

اگلے روز ماں نے فرمایا: آج میں آپ سے نفاس کے متعلق گفتگو کروں گی۔

فاطمہ: نفاس کیا ہے؟

مادر: ایسا خون ہے جو بچے کی پیدائش کے دوران [۱] یا اِس کے بعد پیدائش کی وجہ سے عورت سے خارج ہوتا ہے اور اِس حالت میں اِس عورت کو نُفساء کہا جاتا ہے۔[۹۔۴۹۸ت]

فاطمہ: نفاس کتنے روز جاری رہتا ہے؟

مادر: نفاس کی بیشترین مدّت دس روز ہے۔[۵۰۱ت]

فاطمہ: اِس کی کمترین مدّت کتنی ہوتی ہے؟

مادر: اِس کی کم ترین مقدار نہیں ہوتی ہے اور ممکن ہے کہ ایک لمحہ یا اِس سے کمتر ہو۔[۵۰۱ت]

فاطمہ: کیا خواتین کا نفاس ایک دوسرے سے مختلف ہوتا ہے؟

مادر: نُفساء خواتین تین اَقسام کی ہوتی ہیں اور ہر ایک اپنا مخصوص حکم رکھتی ہیں۔

---

[۱] خونِ نفاس کے دس روز کا حساب، بچے کے خارج ہونے کے بعد خارج ہونے والے خون کے آغاز سے حساب سے کیا جائے اگرچہ بچے کے خارج ہونے دوران خارج ہونے والا خون بھی نفاس ہی ہے۔ (حولہ: توضیح المسائل جامع، حصہ اوّل، مسئلہ نمبر ۷۷۵)۔ از مترجم عفی اللہ عنہ

Presented by: https//jafrilibrary.com

Presented by: https//jafrilibrary.com

اوّل: ایسی عورت کہ جس کا خون دس روز سے زیادہ خارج نہ ہو۔[۵۰۵ ت]

فاطمہ: اِس عورت کا کیا حکم ہے؟

مادر: خون خارج ہونے کی تمام مدّت کو نفاس قرار دے۔[۵۰۵ ت]

دوّم: ایسی عورت کہ جس کا خون دس روز سے زیادہ خارج ہو اور حیض میں معیّن عدّت کی عادت رکھتی ہو جیسے یہ کہ حیض میں ہر ماہ اُس کی عادت پانچ روز ہو۔ [۵۰۸ ت]

فاطمہ: اِس عورت کا کیا حکم ہے؟

مادر: اپنے نفاس کو اپنی عادت کے ایام کی مقدار کے برابر قرار دے کہ ہماری مثال میں پانچ روز ہے۔[۵۰۸ ت]

فاطمہ: وہ خون جو پانچ روز کے بعد دیکھتی ہے وہ کیا حکم رکھتا ہے؟

مادر: اُس کو استحاضہ قرار دے۔[۵۰۸ ت]

سوّم: ایسی عورت کہ جس کا خون دس روز سے زیادہ ہو لیکن حیض میں معیّن عدد کی عادت نہ رکھتی ہو۔[۵۱۰ ت]

فاطمہ: اِس کا کیا حکم ہے؟

مادر: اپنے نفاس کو دس روز قرار دے۔[۵۱۰ ت]

فاطمہ: اگر نُفساء عورت حیض میں معیّن عادت رکھتی ہو اور اُس کے خون خارج ہونے کے ایام عادت کے ایام سے بیشتر ہوں اور وہ نہ جانتی ہو کہ یہ خون دس سے پہلے منقطع ہو جائے گا یا اِس کے بعد بھی جاری رکھے گا، تو اِس کا وظیفہ کیا ہے؟

مادر: دس روز تک اپنی عبادات کو ترک کر سکتی ہے، پس اگر اُس کے خون کا اِخراج دسواں روز ختم ہونے سے پہلے منقطع ہو جائے تو تمام مدّت کو نفاس قرار دے اور اگر دسویں روز کے بعد تک جاری رہے تو غسل کرے اور مستحاضہ عورت کے وظیفے پر عمل کرے۔[۵۰۸ ت]

Presented by: https//jafrilibrary.com

Presented by: https//jafrilibrary.com

فاطمہ: پس اُن عبادات کا کیا حکم ہے جو اِس فاصلے میں (عادت کے اختتام سے دسویں روز کے اختتام تک) چھوڑی تھیں؟

مادر: اِس کو استحاضہ قرار دے اور اِس مدّت میں ترک شدہ عبادات کی قضا کرے۔ [۵۰۸ت]

فاطمہ: اگر خون کا اِخراج پہلے روز منقطع ہوجائے اور چند روز بعد دوبارہ شروع ہوجائے اور دسویں روز یا اِس سے پہلے دوبارہ منقطع ہوجائے تو اُس کا کیا حکم ہے؟

مادر: دونوں خون کو نفاس قرار دے۔ [۵۰۵ت]

فاطمہ: پس اِن دو خون کے اِخراج کے درمیان پاکی کے ایام کا کیا حکم ہے؟

مادر: اِن ایام میں احتیاطِ واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ پاکیزہ عورت اور نُفَساء عورت کے محرمات کے وظیفہ کے درمیان جمع کرے، (مثلاً: اِس فاصلہ میں ایک جانب تو اپنی واجب نماز اور روزے کو بجالائے اور دوسری جانب قرآن کی تحریر کو نہ چھوئے یا مسجد میں نہ ٹھہرے)۔ [۵۰۵ت]

فاطمہ: اگر خون کا اِخراج شروع ہو اور منقطع ہوجائے اور دوبارہ شروع ہو اور پھر منقطع ہوجائے اور یہ روش جاری رہے لیکن مجموعی طور پر خون کا اِخراج دس روز سے زیادہ نہ ہو تو اِس کا کیا حکم ہے؟

مادر: وہ تمام اوقات جن میں خون کا اِخراج ہوا ہو، اُس کو نفاس قرار دے اور وہ پاکی جو دو خون کے درمیان ہوتی ہے احتیاطِ واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ پاکیزہ عورت اور نُفَساء عورت کے محرمات کے وظیفہ کے درمیان جمع کیا کرے۔ [۵۰۵ت]

فاطمہ: اگر عورت، نفاس کے اختتام تک پہنچے اور دوبارہ خون کو دیکھے تو کیا کرے؟

مادر: ہر وہ خون جو عورت نفاس کے اختتام اور دس روز کے بعد دیکھتی ہے، استحاضہ ہے چاہے

Presented by: https//jafrilibrary.com

Presented by: https//jafrilibrary.com

حیض کی صفات رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو، اور چاہے خون کا اِخراج اُس کی عادت کے ایام میں ہو یا نہ ہو۔[۵۰۵ت]

فاطمہ: نُفَساءعورت کے احکام کیا ہیں؟

مادر: وہ تمام احکام جو کہ حائض عورت کے لئے بیان ہوئے نُفَساءعورت کے لئے بھی ہوتے ہیں، چاہے واجبات کی نسبت سے ہوں یا محرمات کی نسبت سے احتیاطِ واجب کی بنا پر حتّٰی کہ واجب سجدے والی آیات پڑھنا اور مسجد الحرام اور مسجد النبی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو عبور کرنا اور بقیہ تمام مساجد میں ٹھہرنا اور ان [سے کوئی چیز اُٹھانا] یا احتیاطِ لازم کی بنا پر کوئی چیز رکھنا۔[۵۰۳ت]

Presented by: https//jafrilibrary.com

Presented by: https//jafrililibrary.com

غسل کے متعلق گفتگو

آج میری ماں غسل کرنے کا طریقہ مجھے سکھائیں گی۔

مادر: غسل کی دو اَقسام ہوتی ہیں: غسلِ اِرتماسی اور غسلِ ترتیبی۔[۳۵۹ت]

فاطمہ: غسلِ اِرتماسی کیا ہے؟

مادر: یہ کہ ایک دفعہ آپ اپنے تمام بدن کو غسل کی نیت سے پانی میں ڈبو دیں، البتہ غسلِ اِرتماسی کا دوسرا طریقہ بھی موجود ہے جو کہ رسالہ [یعنی توضیح المسائل] میں ذکر کیا گیا ہے۔ [۷۔۳۶۶ت]

فاطمہ: غسلِ ترتیبی کیا ہے؟

مادر: یہ کہ احتیاطِ لازم کی بنا پر غسل کی نیت سے پہلے تمام سر اور گردن پھر بقیہ بدن کو دھوئے اور بہتر ہے کہ سر و گردن دھونے کے بعد پہلے دائیں طرف اور اِس کے بعد بائیں طرف کو دھوئے، البتہ کانوں کے ظاہر تک پانی پہنچانا کافی ہے اور لازم نہیں ہے کہ پانی اِن [یعنی کانوں] میں داخل کرے۔

اور احتیاطِ لازم کی بنا پر اگر اپنے غسل کو شاور کے ذریعے انجام دے تو سر و گردن دھونے کے بعد

Presented by: https//jafrililibrary.com

Presented by: https//jafrilibrary.com

شاور کے نیچے سے خارج ہو -چاہے ایک لمحہ- اور اِس کے بعد بقیہ تمام بدن کو دھو سکتے ہیں۔[۴۳۲ج۱]

فاطمہ: کیا غسل بھی شرائط رکھتا ہے؟

مادر: جی ہاں، وضو کی شرائط کی پابندی کرنا غسل میں بھی لازم ہے، جیسے نیت کرنا اور پانی کا پاک اور مباح ہونا اور پانی کا مطلق ہونا اور بدن کے اعضاء کا پاک ہونا اور اعضاء کے دھونے میں ترتیب ہونا اور اِمکان کی صورت میں خود اُس شخص کے ذریعے اعضاء کو دھونا اور یہ کہ پانی کو استعمال کرنے میں کوئی رکاوٹ موجود نہ ہو جیسے بیماری۔

لیکن دو مقام میں وضو اور غسل ایک دوسرے سے فرق رکھتے ہیں، میں آپ کے لئے اِن کو واضح کرنا چاہتی ہوں۔[۴۳۸ج۱]

فاطمہ: وہ دو مقام کیا ہیں؟

مادر: اوّل: غسل کے دوران لازم نہیں ہے کہ اعضاء کو اوپر سے نیچے دھویا جائے۔

دوّم: غسل میں لازم نہیں ہے کہ موالات [یعنی پے در پے] کی پابندی کی جائے، جبکہ وضو میں اِس کی شرط کی گئی ہے، پس آپ اپنے سر و گردن کو دھو اور کچھ مدّت گزرنے کے بعد بقیہ بدن کو دھو چاہے آپ کا سر و گردن خشک ہو چکا ہو۔

البتہ اِس نکتہ پر توجہ رکھو کہ وضو میں چہرے کو دھونے کے دوران کافی ہے کہ اَبرو کو دھولو اور اِس کے نیچے کی کھال کو دھونا لازم نہیں ہے، یا یہ کہ سر کے مسح کے دوران کافی ہے کہ بال کے ظاہری حصے پر مسح کرے، جبکہ غسل میں ضروری ہے کہ پانی کو ابرو اور بال کے نیچے کی کھال تک پہنچائے، اور ضروری ہے کہ مرد حضرات بھی پانی کو اپنی ڈاڑھی اور مونچھ کے نیچے کی کھال تک پہنچائیں۔اِس کے بعد نکتہ یہ ہے کہ۔۔۔[۴۳۸ج۱]

فاطمہ: اِس کے بعد نکتہ کیا ہے؟

Presented by: https//jafrilibrary.com

Presented by: https//jafrilibrary.com

مادر: یہ کہ غسلِ جنابت وضوسے کفایت [۱] کرتا ہے۔۔۔[۳۸۹ت]

فاطمہ: یعنی اگر میں نماز کے لئے غسل انجام دوں تو پھر لازم نہیں ہے کہ میں وضو کروں!

مادر: جی ہاں، اِسی غسل سے نماز کو پڑھو بغیر یہ کہ دیگر وضو کرو۔[۳۸۹ت]

فاطمہ: اگر عورت غسلِ جنابت، غسلِ حیض اور غسلِ جمعہ انجام دینا چاہےتو اِس کا کیا حکم ہے؟

مادر: وہ ایک غسل، غسلِ جنابت یا غسلِ حیض کی نیت سے انجام دے اور یہی غسل بقیہ تمام اَغسال سے کفایت کرتا ہے۔ البتہ ضروری ہے کہ غسلِ جمعہ کی نیت کرو چاہے بصورتِ اِجمالی، ورنہ احتیاطِ واجب کی بنا پر غسلِ جنابت اور دیگر اَغسال غسلِ جمعہ سے کفایت نہیں کرتے ہیں۔

اور اِس مقام پر میں آپ کے لئے چند نکتوں کو بیان کرتی ہوں کہ غسل انجام دینے میں مفید ہیں:

۱۔ اگر نجاست آپ کے بدن پر تھی تو غسل انجام دینے سے پہلے مطمئن ہوجاؤ کہ اِس کا کوئی اثر باقی نہ ہو۔

۲۔ ضروری ہے کہ غسل کے لئے ہر وہ چیز جو بدن تک پانی پہنچنے میں رکاوٹ ہو، اُس کو برطرف کریں، جیسے: گوند[Glue]، ناخن پالش[Nail Polish]اور اگر اِس کو دور کرنا بہت سخت یا ناممکن ہوتو آپ کا وظیفہ غسل سے تیمّم کی جانب منتقل ہوجاتا ہے، لیکن اگر یہ رکاوٹ اعضاء تیمّم پر ہوتو اِس صورت میں ضروری ہے کہ غسل بھی اور تیمّم بھی انجام دے۔

۳۔ اگر آپ بدن دھونے کے دوران شک کریں کہ تمام سر و گردن دُھل گیا ہے یا نہیں، تو اِس صورت میں احتیاطِ واجب کی بنا پر لازم ہے واپس پلٹے اور مشکوک مقدار کو دھوئے اور غسل کو جاری رکھے۔[۲۱۰م۱]+[۳۶۵،۷۔۳۷۶ت]

---

[۱] جس شخص نے غسل جنابت کیا ہو ضروری ہے کہ نماز کے لئے وضو نہ کرے۔(حوالہ: توضیح المسائل، بمطابق فتاویٰ آیت اللہ العظمیٰ سید علی حسینی سیستانی دام ظلہ، مسئلہ ۳۸۹) از مترجم عفی اللہ عنہ

Presented by: https//jafrilibrary.com

Presented by: https//jafrilibrary.com

فاطمہ: غسلِ جنابت اور غسلِ حیض، نفاس اور استحاضہ اور غسلِ میت اور مسِ میت، یہ تمام اَغسال واجب ہیں، کیا دیگر اَغسال بھی ہیں؟

مادر: جی ہاں، لیکن یہ مستحب اَغسال ہیں، جیسے:

الف: غسلِ جمعہ، اور یہ غسل ایک ایسے مستحب میں سے ہے کہ اِس پر تاکید ہوئی ہے اور اِس کا وقت بروزِ جمعہ، طلوعِ فجر [یعنی اذانِ صبح] سے غروبِ آفتاب تک ہوتا ہے، اور بہتر یہ ہے کہ [وقتِ] ظہر کے قریب انجام دیا جائے۔

ب: غسلِ احرام۔

ج: عیدِ فطر اور عیدِ قربان کے روز غسل، اور اِس کا وقت طلوعِ فجر سے غروبِ آفتاب تک ہے اور بہتر ہے کہ نمازِ عید سے پہلے انجام دیا جائے۔

د: ذی الحجہ کے آٹھویں اور نویں روز کا غسل، اور بہتر ہے کہ نویں روز کا غسل، اذانِ ظہر کے نزدیک ہو۔

ھ: ماہِ رمضان کی پہلی شب اور سترھویں شب اور انیسویں شب، اکیسویں شب اور تیئیسویں شب اور چوبیسویں شب کا غسل۔

و: اِستخارہ کا غسل۔

ز: اِستسقاء [یعنی طلبِ بارش] کے لئے غسل۔

ح: مکّہ میں داخل ہونے کا غسل۔

ط: خانۂ کعبہ کی زیارت کا غسل۔

ی: مسجدِ پیغمبر صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم میں داخل ہونے کا غسل۔

اور یہ تمام اَغسال وضو سے کفایت کرتے ہیں۔

البتہ دیگر مستحب اَغسال بھی ہیں کہ جن کا وقت کی کمی کی وجہ سے میں ذکر نہیں کرتی اِن

Presented by: https//jafrilibrary.com

Presented by: https//jafrilibrary.com

میں سے بعض وہ جن کا مستحب ہونا ثابت ہو چکا ہے وہ وضو سے کفایت کرتے ہیں [ا] اور بعض دیگر کہ معتبر شرعی دلیل سے اِن کا مستحب ہونا ثابت نہیں ہوا ہے وہ وضو سے کفایت نہیں کرتے ہیں، لیکن اِن کو رجائے مطلوبیت کی نیت سے بجالایا جاسکتا ہے۔[۶۳۴، ۶۳۶ ت]

[ا] جس شخص نے غسل جنابت کیا ہو ضروری ہے کہ نماز کے لئے وضو نہ کرے بلکہ غسل استحاضۂ متوسطہ کے سوا تمام واجب غسلوں اور بیان کردہ تمام مستحب غسلوں کے بعد بھی نماز پڑھی جاسکتی ہے اگرچہ احتیاطِ مستحب یہ ہے کہ وضو بھی کیا جائے۔(حوالہ: توضیح المسائل، بمطابق فتاویٰ آیت اللہ العظمیٰ سید علی حسینی سیستانی دام ظلہ، مسئلہ ۳۸۹) از مترجم عفی اللہ عنہ

Presented by: https//jafrilibrary.com

Presented by: https//jafrilibrary.com

تیمّم کے متعلق گفتگو

آج طے ہوا تھا کہ میں اپنی ماں کے ساتھ تیمّم کے متعلق گفتگو کروں گی، میں احساس کرتی ہوں کہ تیمّم کا لفظ میرے لئے آشنا تھا اور اِس کو قرآنِ کریم کی تلاوت کے دوران دیکھا تھا، لیکن مجھ کو یاد نہیں آرہا تھا کہ یہ لفظ کونسی آیت اور کونسی سورت میں تھا، لہٰذا اپنی گفتگو آج اِس سوال سے شروع کیا:

فاطمہ: ماں۔۔مجھ کو یاد نہیں آرہا کہ تیمّم کے لفظ کو قرآن میں کس جگہ دیکھا ہے؟!

مادر: یہ لفظ سورۂ نساء میں آیا ہے، خدا تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَاِنۡ كُنۡتُمۡ مَّرۡضٰۤى اَوۡ عَلٰى سَفَرٍ اَوۡ جَآءَ اَحَدٌ مِّنۡكُمۡ مِّنَ الۡغَآٮِٕطِ اَوۡ لٰمَسۡتُمُ النِّسَآءَ فَلَمۡ تَجِدُوۡا مَآءً فَتَيَمَّمُوۡا صَعِيۡدًا طَيِّبًا فَامۡسَحُوۡا بِوُجُوۡهِكُمۡ وَاَيۡدِيۡكُمۡ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوۡرًا﴾ [سورۂ نساء، آیت ۴۳]

”اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم سے کوئی بیت الخلاء سے ہو کے آئے، یا تم نے عورتوں سے مباشرت کی ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو پھر پاک مٹی سے تیمم کرلو، کہ (اس سے) اپنے چہروں اور ہاتھوں کے کچھ حصہ پر مسح کرلو۔ بےشک اللہ بڑا معاف کرنے والا ہے، بڑا بخشنے والا ہے۔“

یہ آیت ہم کو تعلیم دیتی ہے کہ ہم کس وقت اور کس چیز سے اور کس طرح تیمّم کریں۔

Presented by: https//jafrilibrary.com

Presented by: https//jafrilibrary.com

فاطمہ: ماں۔۔کس وقت تیمّم کرنا ضروری ہے؟

مادر: درج ذیل مقامات میں ضروری ہے کہ غسل کے بدلے یا وضو کے بدلے تیمّم انجام دیا جائے:

۱۔ اگر پانی غسل یا وضو انجام دینے کے لئے کافی نہ ہو۔

۲۔ اگر پانی کافی موجود ہو لیکن آپ کے لئے اِس تک پہنچ ممکن نہ ہو، جیسے یہ کہ اپنی بیماری کے باعث پانی تک پہنچنا ممکن نہ ہو یا یہ کہ پانی سے اِستفادہ کسی حرام کام پر موقوف ہو جیسے یہ کہ مباح پانی، غصبی برتن میں ہو، یا یہ کہ پانی تک پہنچنے میں اپنی جان یا عزّت یا مال کے خطرے کا خوف ہو۔

۳۔ اگر اس چیز کا خوف ہو کہ پانی کے کم ہونے اور وضو یا غسل میں اِس سے استفادہ کرنے سے، ممکن ہے کہ آپ یا وہ دیگر شخص جو کہ آپ سے وابستہ ہے (آپ کی شان ہو کہ اس کی حفاظت کریں) پیاس میں مبتلا ہو جائے گا، بلکہ اگر ایسے حیوان کی پیاس سے خوف ہو کہ جس کا زندہ ہونا آپ کے لئے اہم ہو، تو اِس صورت میں بھی آپ کا وظیفہ تیمّم ہے۔

۴۔ اگر وقت اِس حد تک کم ہو کہ وقت کے اندر، غسل اور مکمل نماز پڑھنے یا وضو اور مکمل نماز پڑھنے کے لئے کافی نہ ہو۔

۵۔ اگر غسل یا وضو کے لئے پانی کا حصول یا یہ کہ اِن دو میں پانی سے اِستفادہ کرنا حرج اور شدید مشقت کا لازمہ ہو کہ جس کو برداشت کرنا سخت ہو، جیسے یہ کہ پانی کو حاصل کرنا ایسی درخواست پر موقوف ہو جو کہ ذلت اور خواری کا باعث ہو، یا یہ کہ پانی کی صفات اِس انداز سے تبدیل ہوئی ہوں کہ آپ اس سے نفرت کریں اور اس کا استعمال باعث ہو کہ حرج اور بہت شدید سختی میں پڑ جائیں گی۔

۶۔ اگر آپ کا وظیفہ یہ ہو کہ وضو یا غسل کا پانی کو دوسری جگہ استعمال کرو، جیسے یہ کہ مسجد نجس ہوئی ہو

Presented by: https//jafrilibrary.com

Presented by: https//jafrilibrary.com

اور آپ کا وظیفہ ہو کہ پانی کو مسجد سے نجاست دور کرنے کے لئے استعمال کرو۔

۷۔ اگر آپ غسل یا وضو میں پانی کے استعمال سے اِس طرح سے خوف رکھتی ہو کہ اِس کا استعمال بیماری کا باعث ہوگا یا بیماری لمبی ہو جائے گی یا شدّت پکڑ جائے گی یا علاج میں سختی بڑھ جائے گی اور اِن تمام حالات میں آپ کا وظیفہ، جبیرہ وضو نہ ہو۔ [۶۷۳۔۶۳۸ ت]

فاطمہ: اب میں سمجھی کہ کس وقت ضروری ہے کہ میں تیمّم کروں، لیکن کس چیز پر تیمّم کرنا ضروری ہے؟

مادر: مٹی [Soil]، ریت [Sand]، ڈھیلا [Clod] اور پتھر [Stone] یا ہر ایسی چیز جس کو زمین کہنا درست ہو، لیکن اِس شرط کے ساتھ کہ پاک اور احتیاطِ واجب کی بنا پر صاف ستھری ہو اور غصبی نہ ہو۔ [۶۷۴، ۶۸۲، ۶۸۵ ت]

فاطمہ: کس طرح تیمّم کروں؟

مادر: ابھی آپ کے سامنے میں تیمّم کرتی ہوں تا کہ آپ سیکھ لو۔۔۔

مادر: یہ کہا اور تیمّم کرنا شروع کر دیا، پہلے وہ انگوٹھی جو کہ اُن کے ہاتھ میں تھی اُس کو اُتار دیا، پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو احتیاطِ لازم کی بنا پر ایک ساتھ ایک بار زمین پر مارا، پھر دونوں ہاتھوں کو اُٹھایا اور اپنی ہتھیلیوں کو پوری پیشانی پر رکھا اور اُس جگہ سے جہاں سے سر کے بال اُگتے ہیں ناک کے بالائی حصے اور احتیاطِ واجب کی بنا پر بالائی ابرو تک کھینچا، پھر اپنی بائیں ہتھیلی سے، دائیں ہتھیلی کی تمام پشت کو جوڑ سے لے کر انگلیوں کے سرے تک مسح کرے اور آخر میں اپنی دائیں ہتھیلی سے، بائیں ہتھیلی کی تمام پشت کو جوڑ سے لے کر انگلیوں کے سرے تک مسح کیا۔ [۶۹۰ ت]

فاطمہ: اتنی آسانی اور تیزی سے مکمل ہوا؟!

مادر: جی ہاں، فقط تیمّم ہی آسان نہیں ہے، بلکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿یُرِیْدُ اللهُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ﴾ [سورۂ بقرہ، آیت ۱۸۵]

Presented by: https//jafrilibrary.com

Presented by: https//jafrilibrary.com

"اللہ تمہاری آسانی و آسائش چاہتا ہے تمہاری تنگی و سختی نہیں چاہتا ہے"۔

فاطمہ: کیا تیمّم کرنے میں شرائط موجود ہیں؟

مادر: جی ہاں، تیمّم کی شرائط کچھ یوں ہیں:

۱۔آپ وضو کرنے یا غسل کرنے کی طاقت نہ رکھتی ہوں (اُسی طرح جیسا کہ گزر چکا ہے)۔

۲۔تیمّم کو خدا تعالیٰ کی قربت کے قصد سے انجام دو۔

۳۔جس چیز کے ساتھ آپ تیمّم کرتی ہو ضروری ہے کہ پاک اور احتیاطِ واجب کی بنا پر صاف ستھرا ہو اور غصبی نہ ہو، اور جس چیز پر تیمّم درست نہیں اُس سے مخلوط نہ ہو جیسے یہ کہ مٹی، راکھ سے مخلوط ہو، البتہ اگر مٹی میں راکھ کی مقدار مستہلک [۱] ہو، تو تیمّم صحیح ہے۔

۴۔احتیاطِ لازم کی بنا پر آپ اُس چیز پر تیمّم کرتی ہو ضروری ہے کہ اُس پر گرد و غبار ہو جو کہ ہاتھ پر باقی رہ جائے، اِس بنا پر ایسے پتھر پر تیمّم کرنا جس پر غبار نہ ہو، صحیح نہیں ہے۔

۵۔پیشانی کا مسح احتیاطِ واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ اوپر سے نیچے ہو۔

۶۔تیمّم صحیح نہیں ہے سوائے یہ کہ آپ آخری وقت تک عذر کے دور ہو جانے سے نا اُمید ہو جاؤ، اور یہ اُس صورت میں ہے کہ تیمّم کو نماز یا ہر ایسے دیگر واجب کے لئے انجام دو کہ جس کا وقت محدود ہو۔

۷۔ضروری ہے کہ تیمّم کو حتّیٰ الامکان خود تنہا انجام دو اور دوسرے سے مدد نہ لو۔

۸۔تیمّم کے اُمور کو پے در پے انجام دو، پس اگر اِن کے درمیان اِس قدر فاصلہ دو کہ عرف میں نہ کہا جائے کہ آپ تیمّم کر رہی ہو، تو تیمّم باطل ہو جاتا ہے۔

۹۔تیمّم کے اعضاء کے درمیان رکاوٹ نہ ہو، مثلاً اگر ہتھیلی کے اوپر یا پیشانی کے اوپر رکاوٹ ہو تو تیمّم درست نہیں ہے۔

۱۰۔ضروری ہے کہ پیشانی کا مسح دائیں ہاتھ کے مسح سے پہلے، اور دائیں کا مسح بھی بائیں ہاتھ کے

---

[۱] نسبتاً اِس قدر کم ہو کہ عرف میں ختم ہو جانا حساب کیا جائے۔

Presented by: https//jafrilibrary.com

Presented by: https//jafrilibrary.com

مسح سے پہلے ہو۔[۸۶۲۔۸۴۸ج ا]

فاطمہ: اگر بیماری کی وجہ سے وضو یا غسل میں پانی کے استعمال سے معذور ہو جاؤں اور تیمّم کے ساتھ نماز پڑھوں پھر ڈاکٹر پانی کے استعمال کو میرے لئے تجویز کر دے جبکہ نماز کے لئے ابھی وقت موجود ہو، تو میرا وظیفہ کیا ہے؟

مادر: آپ کی نماز صحیح ہے اور اِس کا دوہرانا لازم نہیں ہے، البتہ یہ حکم اُس صورت میں ہے کہ تیمّم جائز ہو جیسے یہ کہ آپ تیمّم کے وقت عذر کے آخری وقت تک دور ہو جانے سے نا اُمید ہو۔ [۱۱۴۶ج ا]

فاطمہ: اگر ڈاکٹر مجھے چند دن پانی کے استعمال سے روک دے اور میں تیمّم سے نماز پڑھوں، اور صحتیاب ہو جانے کے بعد پانی استعمال کرنے کی اجازت دے دے، تو کیا لازم ہے کہ وہ نمازیں جو تیمّم کے ساتھ پڑھیں ہوں، اُن کو دوہراؤں؟

مادر: نہیں، اِن کو نہیں دوہراؤ۔[۱۱۴۶ج ا]

فاطمہ: اگر نماز کا وقت داخل ہو جانے کے بعد عذر کی وجہ سے میں تیمّم کے ساتھ نماز پڑھوں، اِس کے بعد دوسری نماز کا وقت آ پہنچے جبکہ ابھی تک میرا عذر دور نہ ہوا ہو، تو کیا لازم ہے کہ میں بعد والی نماز کے لئے تیمّم کروں؟

مادر: نہیں، لازم نہیں ہے کہ آپ تیمّم کو دوہراؤ، جس وقت تک عذر باقی ہے اور آپ کو اِس کے دور ہونے کا احتمال نہ ہو تو جیسے پہلا تیمّم تھا وہ باقی ہے۔[۱۰۔۷۰۹ت]

فاطمہ: اگر میں نے غسلِ جنابت کے بدلے تیمّم انجام دیا ہو، تو کیا لازم ہے کہ میں نماز کے لئے وضو کروں؟

مادر: نہیں، یہ تیمّم وضو سے بھی اور غسل سے بھی کفایت کرتا ہے۔[۷۱۳ت]

فاطمہ: اگر میں غسلِ جنابت کے بدلے تیمّم انجام دوں پھر - مثلاً- بیت الخلاء جاؤں یا سو

Presented by: https//jafrilibrary.com

Presented by: https//jafrilibrary.com

جاؤں، تو کیا لازم ہے کہ میں ایک بار دوبارہ وضو یا غسل کے لئے تیمّم کروں۔ [۱۴ ت]

مادر: اگر وضو کی طاقت رکھتی ہو تو وضو کرو، ورنہ وضو کے بدلے تیمّم انجام دو۔

فاطمہ: اگر میں بائیں ہاتھ کے مسح کے دوران، پیشانی کے مسح یا دائیں ہاتھ کے مسح میں شک کروں، تو میرا وظیفہ کیا ہے؟

مادر: اپنے اِس شک کی پرواہ نہ کرو۔ [۷۰۲ ت]

فاطمہ: اگر یہ شک تیمّم مکمل ہونے کے بعد پیش آئے تو، پھر کیا ہوگا؟

مادر: پھر بھی اپنے اِس شک پر کوئی توجہ نہ دو۔ [۷۰۳ ت]

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Presented by: https//jafrilibrary.com